یہ کتاب اس زیور سے خلیع العذار رہی +

(۲) جناب مولوی مخصوص اللہ سلّمہم اللہ تعالیٰ

عالم باعمل، مبرا از حرص و امل، زبدہ فقہائے زماں، اسوۂ صلحائے جہاں، معارف دستگاہ مولوی مخصوص اللہ فرزند رشید مولانا رفیع الدین مرحوم و مغفور ہیں، جن کا ذکر سابق ہوچکا ہے

اصولِ فقہ میں بھی ان کی یادگار ہے۔

سرحد میں سکھوں سے جنگوں میں انھوں نے جس استقامت، جاں نثاری اور عسکری سوجھ بوجھ اور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ ۱۶ رمئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ کے مقام پر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ بالاکوٹ سے کچھ فاصلے پر ایک نالے کے پاس آپ کی قبر ہے۔ ہندوستان میں آپ کی شہادت کی خبر پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا۔ سارے ملک میں صفِ ماتم بچھ گئی۔

مولانا فضل حق خیرآبادی سے ان کی کشمکش رہی تھی اور بعض مسائل میں ان سے اختلاف بہت بڑھ گیا تھا۔ تقویۃ الایمان کے ردّ میں مولانا خیرآبادی کا رسالہ مشہور ہے۔ غالبؔ کو بھی انھوں نے امتناعِ امکانِ نظیرِ خاتم النبیّین کے بیان میں ایک مثنوی لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ مولانا شہیدؒ کی نظر سے جب یہ رسالہ گزرا تو اسی وقت ایک نشست میں اس کے ردّ میں ایک رسالہ لکھ دیا جو "رسالہ یک روزی" کے نام سے مشہور ہے۔ بایں اختلاف مولانا خیرآبادی کو حضرت کی شہادت کی خبر پہنچی تو طلبہ کو سبق پڑھا رہے تھے۔ یہ سنتے ہی کتاب بند کردی گھنٹوں بیٹھے روتے رہے، اس کے بعد کہا کہ "اسماعیل کو ہم مولوی نہ جانتے تھے وہ امتِ محمدیہ کا حکیم تھا کوئی شئے نہ تھی جس کی انیت اور لمیت اس کے ذہن میں نہ ہو"۔

مولوی مخصوص اللہ مرحوم

مولانا مخصوص اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے پوتے اور حضرت شاہ رفیع الدینؒ

علم وفضل میں گوئے سبقت اقران وامثال سے لے گئے ہیں - ایک مدت دراز تک تعلیم وتدریس طالبانِ کمال میں مصروف تھے اور علوم دینی اور فنونِ یقینی کے مشاغل میں شب وروز اوقاتِ گرامی کو خرچ کرتے، چونکہ بیس پچیس برس تک مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کی خدمت میں روز وعظ قرارت کلام الٰہی و حدیث رسالت پناہی کی کرتے تھے اور تقاریر سراسر افادت مولانائے موصوف کو ذخیرہ گوش فرماتے تھے - حدیث وتفسیر میں ایسا مایۂ کمال بہم پہونچایا کہ ان دونوں فن کے نکات جو ان حضرت کے سینہ بے کینہ میں ہیں اور کہیں نہیں لیکن ازبس کہ طبیعت عبادت گزدوست اور مزاج زہاد پرست واقع ہوا ہے ایک عرصہ ہوا کہ سررشتہ تدریس کو ہاتھ سے دے کر گوشہ نشین ہیں اور اوقات آپ کی ایسی مجموع ہے کہ شاید سلف میں اولیائے کرام کی اوقات ایسی ہوگی - ازبس کہ توجہ عبادت اور تقوای شعاری کی طرف مصروف ہے نظم عربی اور انشائے ثازی کی طرف میل نہیں، اس واسطے کچھ کلام آپ کا اس کتاب میں مندرج نہیں ہوا+

کے خلف الصدق تھے، علوم کی تکمیل اپنے عم بزرگوار حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت شاہ عبدالقادر اور والدِ ماجد کی خدمت میں کی تھی - تکمیل علوم کے بعد ایک زمانے تک تدریس میں مصروف رہے - مولانا شاہ محمد اسحاق اور مولانا محمد یعقوب جب ہجرت فرمائے حجاز ہوئے تو مدرسہ ولی اللّٰہی میں رونق افروز مسند تدریس آپ ہی کی ذات گرامی تھی، آپ کے مقام علم وفضل کے بارے میں صاحب تراجم علمائے اہل حدیث لکھتے ہیں: "علاوہ حدیث وتفسیر کے فقہ وعقائد اور کلام واصول میں مجتہدانہ کمال رکھتے تھے اوران علوم کو کمال تک پہنچایا تھا" سرسید احمد خاں مرحوم نے تفسیر وحدیث میں ان سے استفادہ کیا تھا - مشکوٰۃ شریف اور ایک حصہ جامع ترمذی کا اور کسی قدر اجزاء صحیح مسلم کے پڑھے تھے اور قرآن مجید کی ان سے سند لی تھی - مولانا مخصوص اللّٰہ حضرت سیّد احمد شہید بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت تھے اور آخر دورِ حیات تک تحریک جہاد میں ساعی اور مجاہدین کے معاون رہے آخر عمر میں درس وتدریس سے کنارہ کش ہوکر گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لی تھی اور ہمہ وقت ذکر وفکر اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے - ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں دہلی میں انتقال ہوا اور اپنے آبائی قبرستان مہندیوں میں دفن ہوئے +